روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 14 مئی 2003ء 11 ربیع الاول 1424 ہجری - 14 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 106

شفیع الوریٰ

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

ہر نبی کو ایک خاص دعا کا حق دیا گیا ہے جو اس نے کی اور قبول کر لی گئی - مگر میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بطور شفاعت رکھ چھوڑا ہے-

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ حدیث نمبر 5829)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزار ہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں- تازہ بتازہ صد ہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں- ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک (-) صاحب اور دوسرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے- اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا- کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے- جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو- اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو- اور خدائے ازلی ابدی حی قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھنا اس کا ایسے پر زور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے- اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دور کرے- اور مستعد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے- جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں- یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے-

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 138)

جسمانی زندگی کا ذکر بے سود ہے- اور حقیقی اور روحانی اور فیض رسان زندگی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو- ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کر لیں- اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں- مصر کی بعض پورانی عمارتیں ہزار ہا برس سے چلی آتی ہیں اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں جن میں الو بولتے ہیں- اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں- اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں-

اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے- خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں (-) دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں- (1) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے- (2) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو- سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے- جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے- اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ-

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 139-140)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 24 مئی 2003ء بروز ہفتہ بوقت شام 6:00 بجے اور مورخہ 25 مئی بروز اتوار صبح 7:30 تا دوپہر 1:30 بجے مریضوں کا معائنہ کریں گے- احباب سے گزارش ہے کہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ E.C.G وغیرہ کروا لیں اور پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہو گا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت ڈاکٹر صاحبان

مجلس نصرت جہاں کو ایسے مخلص احمدی ڈاکٹر صاحبان (ایم بی بی ایس یا زیادہ قابلیت والوں) کی ضرورت ہے- جو مستقل یا کم از کم تین سالہ وقف کر کے خدمت دین اور خدمت انسانیت کا جذبہ رکھتے ہوں- اگر دونوں میاں بیوی ڈاکٹر ہوں تو زیادہ مفید ہو سکتے ہیں- وقف کے خواہشمند ڈاکٹرز درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
بیت الاظہار احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں- وہ زرعی اراضی پر ہیں- اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں- اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں- لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے- کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں- تا کہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں- اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے- (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1983ء (3)

10 اپریل قادیان میں جلسہ پیشوایان مذاہب۔

11 اپریل حضور نے دارالضیافت کے جدید بلاک کی بالائی منزل کے تعمیری کام کا افتتاح کیا۔

13 اپریل برطانیہ میں یوم دعوت الی اللہ۔ 60 مقامات پر 18 ہزار پمفلٹس کی تقسیم۔

13 تا 15 اپریل آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

15 اپریل حضور نے مجلس صحت کے پروگرام کا اعلان فرمایا۔

16 اپریل صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ ماسٹر عبدالحکیم ابڑو صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

16 اپریل سوئٹزرلینڈ میں پہلا یوم دعوت الی اللہ۔ نو ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

20 اپریل حضور نے کینیڈا میں نئے مشن اور بیوت الذکر بنانے کے لئے جماعت کینیڈا کو چھ لاکھ ڈالرز جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔

22 اپریل میڈرڈ سپین میں پہلا پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ 70 افراد کی شرکت۔

22 اپریل تا 5 مئی خدام الاحمدیہ کی 29 ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ حضور نے افتتاحی و اختتامی خطاب فرمایا۔ 593 مجالس کے 997 خدام شامل ہوئے۔

24 اپریل یونیورسٹی آف میری لینڈ کے کالج پارک کیمپس میں جلسہ سیرۃ النبیؐ ہوا صدارت ایم ایم احمد صاحب نے کی۔

28 اپریل تا 5 مئی جاپان میں ہفتہ دعوت الی اللہ۔ ہیروشیما میں 35 ہزار سے زائد اشتہارات کی تقسیم۔

29 اپریل جامعہ احمدیہ کے ہال میں کیوریٹو سسٹم کی سلور جوبلی پر کنونشن ہوا۔

اپریل آکسفورڈ برطانیہ میں احمدیہ مشن کا قیام۔

اپریل تیونس کے عبادہ بربوش نے ڈنمارک مشن میں بیعت کی اور تیونس میں جا کر جماعت کا پودا لگایا۔

11 تا 17 مئی جاپان سے ایک وفد دعوت الی اللہ کے لئے جنوبی کوریا گیا۔

21، 22 مئی خدام الاحمدیہ سویڈن کا سالانہ اجتماع

21، 22 مئی مجلس انصاراللہ امریکہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

21، 22 مئی اڑیسہ بھارت کا سالانہ اجتماع

21، 22 مئی کیرنگ بھارت کی صوبائی کانفرنس۔

22 مئی مغربی کینیڈا کا جلسہ سالانہ۔

25 مئی حضرت حکیم محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

27 مئی تا 10 جون خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کی تربیتی کلاس

28، 29 مئی خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

مئی غانا میں کئی سال سے بارش نہیں ہو رہی تھی۔ حضور نے دعا کی درخواست پر 40 روزہ دعاؤں کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مئی کے تیسرے ہفتے میں سارے غانا میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

امام وقت ایم ٹی اے کے کارکنوں کے درمیان

حضور نے تمام رضا کاروں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی تحریک فرمائی

مورخہ 4 رمئی 2003ء کو احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل کے جملہ کارکنان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ محمود ہال لندن میں ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور ایم ٹی اے کے ممبران کے ساتھ گروپ فوٹو بنوایا۔ اس کے بعد سٹیج پر تمام کارکنان نے فرداً فرداً آ کر مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والی ٹیموں نے حضور انور کے ساتھ الگ الگ گروپ فوٹو بنوائے۔
اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر ایم ٹی اے نے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں کہ دنیا کے ہر خطے سے کثرت سے خطوط آ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کر دیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے کہتا ہوں کہ جس خلوص کے ساتھ کام کیا گیا دنیا کے خطے پر اس کی کہیں بھی نظیر نہیں ملتی، لوگ دعائیں دے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے بڑھ کر آپ لوگ آئندہ بھی ایم ٹی اے کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

20 منٹ تک ایم ٹی اے کی ٹیموں کے درمیان رونق افروز رہنے کے بعد حضور انور واپس تشریف لے گئے۔

سب گھور اندھیرا نور ہوا

دن امن و امان کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دُور ہوا
تاریکی شب کافور ہوئی سب گھور اندھیرا نور ہوا

اب اوجِ اُفق پر اک تارا جو پانچ کناری چمکا ہے
اس دَور میں دوسری قدرت کا یہ پانچواں پاک ظہور ہوا

یہ خاص عطاء ربی ہے ہم اہل وفا، اہل اللہ پر
ہر قلب پہ جلوہ گر ہو کر مامور ابنِ منصور ہوا

اب تھام لو اس کو اے لوگو جو حبل اللہ اُتر آئی
مانندِ عروۃُ الوثقیٰ یہ اب دستِ مسرور ہوا

یہ عہدِ کمالِ فتح و ظفر جو اب (دین) پہ ہے آیا
اس عہد میں دنیا دیکھے گی پھر کفر کو چکنا چُور ہوا

مبارک احمد ظفر

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1980ء

جنگ احزاب آزمائشوں کی ایک کڑی تھی جس میں آپؐ کے بلند اخلاق بشدت آزمائے گئے

غزوہ احزاب کے موقع پر آنحضرتؐ کے عظیم الشان اخلاق کا ظہور

شدید مشقت اور فاقہ کشی کے عالم میں آپؐ اور جانثار صحابہؓ نے 21 دن تک خندق کھودی

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

قسط چہارم آخر

اقتضائے وقت اور خلق مصطفویؐ کا ایک عجیب تصادم

میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ جنگوں کے دوران آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو عام دنیا کے جرنیلوں کے پیمانوں سے ناپنا محض ایک حماقت اور جہالت ہے۔ آپؐ تو میدان روحانیت اور کارزار اخلاق کے سپہ سالار تھے۔ پس اخلاق کی اعلیٰ قدروں کو بچانے کی خاطر جسم و جان کے ادنیٰ تقاضوں کی آپؐ نے کبھی پرواہ نہ کی۔ مورخین ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ کفار کی حملہ آور پارٹیوں میں سے ایک گھڑ سوار پارٹی گھوڑے دوڑا کر خندق پھلانگنے میں کامیاب ہوگئی لیکن ان کو یہ جسارت بہت مہنگی پڑی۔ ان کو شاید یہ غلط فہمی تھی کہ بھوک اور سردی اور مشقت کا شکار ہو کر صحابہؓ میں لڑنے کی سکت باقی نہ ہوگی۔ لیکن ان آگ کے بیٹوں کو یہ گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ صحابہؓ کس چکنی مٹی کس طین لازب کے بنے ہوئے ہیں جو آگ میں پڑ کر اور بھی زیادہ مضبوط ہو کر نکلتی ہے۔ پس بہت جلد ان کو منہ کی کھانی پڑی اور اپنی جوانمردی کی لاشیں پیچھے چھوڑتے ہوئے جب وہ عجلت میں خندق عبور کر کے واپس ہونے لگے تو ان میں سے ایک سوار کا گھوڑا خندق ہی میں گر پڑا اور گھڑ سوار جو پہلے ہی زخمی تھا اس حادثہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ اس شخص کا نام نوفل بن عبداللہ تھا اور یہ قبیلہ بنی مخزوم کا رئیس تھا۔ اس خبر سے کفار کے کیمپ میں سراسیمگی پھیل گئی اور یہ خوف لاحق ہو گیا کہ کہیں مسلمان شہدائے احد کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کی خاطر اس مقتول سردار کے ناک کان کاٹ کر اس کا حلیہ نہ بگاڑ دیں۔ اگر ایسا ہوتا تو گویا اس کے سارے قبیلہ کی ناک کٹ جاتی۔ چنانچہ عرب سرداروں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ اگر آپ اس سردار کی لاش بغیر چہرہ بگاڑے ہمیں واپس لے جانے دیں تو ہم اس کے بدلے ایک سو اونٹ دینے کے لئے تیار ہیں۔ باوجود اس کے کہ سو اونٹ ایک ہزار آدمیوں کے لئے دس دن کی خوراک مہیا کر سکتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا توقف اس پیشکش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ہم نہ تو مردوں کے چہرے بگاڑتے ہیں نہ لاشوں کی قیمت وصول کرتے ہیں لہٰذا تم ویسے ہی اس لاش کو اٹھا کر لے جاؤ۔

ذرا سوچئے تو سہی کیا کوئی دنیاوی جرنیل ایسے موقعہ کو ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔ عام دنیا کے دستور اور اخلاقی معیار سے دیکھا جائے تو اس میں کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات نظر نہیں آتی کہ دشمن از خود اپنی ایک لاش کے بدلے کوئی قیمت پیش کرے۔ اور سخت ضرورت مند دفاعی فوج اسے قبول کر لے۔ پس اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پیشکش کو قبول فرما لیتے تو وہ ناقدین بھی جو آپؐ کے دشمنوں کی صف میں نمایاں ہیں آپؐ پر کسی قسم کا کوئی الزام عائد نہ کر سکتے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاقی معیار اتنا لطیف اور اعلیٰ اور ارفع تھا کہ دنیاوی اخلاق کی میزان پر تولا نہ جا سکتا تھا۔ تقویٰ کی باریک راہوں کا یہ عظیم معلم جسم و جان کی حفاظت سے کہیں زیادہ مومنوں کے اعلیٰ اخلاق کا محافظ اور نگہبان تھا۔ پس جب بھی اخلاقی قدروں اور جسمانی مفادات کا تصادم ہوا آپؐ نے بلا استثناء اخلاقی قدروں کی چوکھٹ پر جسم و جان کو قربان ہونے دیا۔

جنگ کے دوران ایک دن حملہ اتنا شدید ہو گیا کہ مسلمانوں کی بعض نمازیں وقت پر ادا نہ ہو سکیں جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپؐ نے فرمایا۔ خدا کفار کو سزا دے' انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر ایک بہت بڑی روشنی پڑتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ترین چیز آپؐ کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت تھی۔ جبکہ دشمن چاروں طرف سے مدینہ کو گھیرے ہوئے تھے' جبکہ مدینہ کے مرد تو الگ رہے عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں' جب ہر وقت مدینہ کے لوگوں کے دل دھڑک رہے تھے کہ دشمن کسی طرف سے مدینہ کے اندر گھس نہ جائے۔ اس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اپنے وقت پر عمدگی کے ساتھ ادا ہو جائے۔

نعیم بن مسعود کا جنگ احزاب میں کردار

بنو قریظہ کی غداری اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خطرناک حالات کے ذکر میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر نہایت ضروری ہے جو اکثر تاریخی کتب نے غلط طور پر بیان کیا ہے اور یہودی خطرہ کے ٹلنے کا تمام تر سہرا خواہ مخواہ ایک شخص نعیم بن مسعود کے سر پر باندھ رکھا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار پر بھی ایک تہمت کا سایہ سا ڈال دیا ہے کہ گویا آپؐ نے اس خطرہ کو ٹلانے کے لئے خود نعیم کو ہدایت فرمائی تھی کہ ہیر پھیر اور چالبازی کے ذریعہ دشمنوں میں پھوٹ ڈال دے حالانکہ قطعی تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ ہرگز ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز کسی چالبازی کے نہ محتاج تھے نہ ملوث ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔

قصہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ نعیم بن مسعود جو بنو غطفان کی شاخ بنو اشجع کا ایک فرد تھا۔ اگرچہ حملہ آور لشکر میں شامل تھا لیکن دل سے مسلمان ہو چکا تھا۔ وہ خفیہ طور پر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنی خدمات پیش کیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کہ لڑائی میں دھوکے سے کام لیا جاتا ہے اسے نعوذ باللہ مسلمانوں کی خاطر چالبازی کرنے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایسی چالاکی کی کہ دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کی صفوں میں پھوٹ ڈال دی۔

(1) وہ پہلے تو یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے پاس گیا اور انہیں کفار کی بدعہدی کا خوف دلا کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ ابوسفیان سے مطالبہ کریں کہ جب تک ستر معروف صاحب حیثیت آدمی بطور یرغمال ہمارے سپرد نہیں کرو گے ہم تم پر اعتماد نہیں کر سکتے اور لڑائی میں تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوں گے۔

(2) دوسری طرف ابوسفیان سے جا کر کہا کہ یہودی تم سے دھوکا کر رہے ہیں تم ان کو فوری حملہ کا پیغام دو تو دیکھو گے کہ وہ حملہ پر آمادہ ہونے کی بجائے تم سے یرغمالیوں کا مطالبہ کریں گے۔

چنانچہ یہود کی طرح ابوسفیان بھی اس کی باتوں میں آ گیا اور جب یہود کو فوری حملہ کا پیغام بھیجا تو انہوں نے جواباً ستر 70 یرغمالیوں کا مطالبہ کر دیا۔ تب ابوسفیان نے سوچا کہ واقعی نعیم ٹھیک ہی کہتا تھا اور جب اس نے یرغمالی دینے سے انکار کر دیا تو یہود نے بھی سوچا کہ واقعی نعیم سچ ہی کہتا تھا۔ اس طرح انہوں نے لڑائی میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کا خطرہ ٹل گیا۔

یہ بچوں والی کہانی بیان کر کے مورخین یہ تاثر دیتے ہیں کہ گویا مسلمانوں کی بلا ٹالنے اور جنگ احزاب کی تقدیر بدلنے میں سب سے بڑا کردار نعیم نے ادا کیا ہے۔ اور وہ بھی ایسی چالاکی سے جو اگر جھوٹ نہیں بھی تھی تو جھوٹ کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ ضرور گھوم رہی تھی۔ معاذ اللہ من ذلک۔

یہ واقعہ محض ایک قصہ' ایک کہانی' ایک افسانہ ہے۔ جس کا حقیقت حال سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اور اس روشن اور صاف اور پاکیزہ الٰہی تدبیر پر سایہ ڈالنے کے مترادف ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپؐ کے اصحابؓ کے لئے اختیار فرمائی۔

ذرا سی تلاش کے ساتھ انہی تاریخی کتب سے وہ پختہ روایات بھی مل جاتی ہیں جو اس سارے قصے کو جھٹلا رہی ہیں اور معمولی غور و فکر اور چھان بین سے روایات کی اندرونی شہادتیں بھی اس مفروضہ کے خلاف ناقابل تردید دلائل پیش کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

اصل واقعات اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں:۔

اول۔ جب پہلے پہل حی بن اخطب بنو قریظہ کو پھسلانے کے لئے ان کے پاس پہنچا (ابھی نعیم کا کوئی ذکر اذکار بھی مسلمانوں نے نہیں سنا تھا کیونکہ نعیم اس واقعہ کے بہت بعد آنحضورؐ کی خدمت میں آیا ہے) تو سب تاریخیں متفق ہیں کہ بنو قریظہ اس پر اعتماد نہیں کر رہے تھے اور بڑی طویل بحث و تمحیص اور تحفظات کے سوال اٹھا کر بڑی دیر بعد مسلمانوں سے غداری پر آمادہ ہوئے:۔

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اس وقت یہود نے یہ مطالبہ کر دیا تھا کہ کفار اس امر کی ضمانت کے طور پر کہ وہ مسلمانوں کو مکمل طور پر کچلے بغیر واپس نہیں جائیں گے اپنے 70 بڑے آدمی بنو قریظہ کے پاس بطور یرغمال رکھوائیں- چنانچہ حی بن اخطب نے گر کر اس مطالبہ کو منظور کرلیا-

یہ روایت نعیم والے قصے کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں اور بتاتی ہے کہ یرغمالیوں کا مطالبہ تو خود یہودیوں کی طرف سے ابتداء ہی میں کیا گیا تھا نہ کہ کسی نعیم کی لگائی بجھائی کے نتیجے میں-

دوم- کسی مرفوع متصل روایت میں یہ ذکر نہیں ملتا کہ آنحضور ؐ نے نعیم کو دھوکا سے مسلمانوں کی مدد کرنے کا ارشاد بھی فرمایا ہو- اسماء الرجال کی مستند کتاب ''اسد الغابہ'' میں خود نعیم کے بیٹے کی اپنے باپ سے جو روایت درج ہے اس میں تو مضمون ہی بالکل مختلف بیان ہوا ہے- اس کی رو سے نعیم جب آنحضور ؐ کی خدمت میں مخفی طور پر حاضر ہوا تو یہ عرض کی کہ میں مسلمان ہوتا ہوں- واستاذن النبی ان یخذل الکفار- یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی اجازت چاہی کہ وہ کفار سے الگ ہو جائے یا ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے- اس کے جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- خذل ما استطعت فان الحرب خدعة- یعنی جہاں تک تیرا بس چلے ان سے الگ رہ- لڑائی کے دوران چالیں چلی ہی جاتی ہیں-

اس روایت سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ نعیم نے محض اپنی ذات کے بارہ میں کفار سے علیحدگی مانگی تھی اور آنحضور ؐ نے مناسب حال مشورہ دے دیا- اس میں نہ تو کسی دھوکے کا ذکر ہے نہ مسلمانوں کے لئے کوئی مدد مانگی گئی ہے بلکہ نصیحت صرف اتنی ہے کہ اپنی ذات کو خطرے میں نہ ڈالنا اور احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا-

سوم- نعیم کے بارہ میں واقدی کا بیان یہ ہے کہ نعیم دراصل ابوسفیان کا خفیہ ایجنٹ تھا جسے مسلمانوں کے لشکر کی خبریں لانے پر مقرر کیا گیا تھا- قرائن بتاتے ہیں کہ یہی بات درست ہے ورنہ نعیم کو دونوں لشکروں کے درمیان آنے جانے کا موقعہ مل ہی نہیں سکتا تھا- پس یہ الگ بات ہے کہ الٰہی تقدیر کے مطابق ابوسفیان نے ایسا آدمی چن لیا ہو جسے وہ اپنا ایجنٹ سمجھ رہا ہو- لیکن دل سے وہ شخص مسلمان ہو کر اہل اسلام کا مفاد عزیز رکھتا ہو- بہر حال نعیم کے بارہ میں واقدی کا بیان دوسرے مورخین کی نسبت زیادہ قرین قیاس اور معقول نظر آتا ہے- اس بیان کی روشنی میں جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب پر دوبارہ غور کرتے ہیں تو وہ ایک نہایت فصیح و بلیغ ذومعنی کلمہ معلوم ہوتا ہے- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تیز فراست کے لئے اس احتمال کو بھانپ لینا ہرگز مشکل نہ تھا کہ نعیم مسلمانوں کی خبریں حاصل کرنے کی خاطر بھی یہ چال چل سکتا ہے کہ خود کو مسلمان ظاہر کرے ورنہ وہ مسلمانوں کے لشکر میں بآسانی آ جا نہ سکتا تھا- اگر نعیم اسلام قبول کر کے اسلامی لشکر میں ہجرت کر کے آ جاتا تو بظاہر شبہ کی کوئی بات نہ تھی- لیکن اسلام قبول کرنے کے باوجود لشکر کفار میں رہنا اور بحیثیت مسلمان کفار کے لشکر میں آنے جانے کی سہولت بھی حاصل کر لینا' ایسے حالات ہیں جو نعیم کو جاسوسی کے لئے بہترین موقع فراہم کر سکتے تھے اور قطعی طور پر ایسے شخص کے بارہ میں یہ علم نہیں ہو سکتا کہ وہ دراصل کس کا جاسوس تھا- اگر کفار کا مزید جاسوس بننا تھا تب بھی اس نے یہی کرنا تھا کہ آنحضور ؐ کے سامنے آ کر خود کو مسلمان ظاہر کرتا- اگر واقعتہً مسلمان ہو کر کفار کے لشکر کی جاسوسی کرنی تھی تب بھی مسلمان ہونا ضروری تھا- پس محض اس کا آنحضور ؐ کے سامنے اسلام کا اقرار کرنا اسے یہ اہلیت نہیں دیتا کہ آنحضور اُس پر فوراً مکمل اعتماد کر کے اپنی طرف سے جاسوس بھی مقرر فرما دیتے ہاں یہ امر کہ آنحضور ؐ کی سنت میں داخل تھا کہ مشکوک حالت میں بھی اسلام کا دعویٰ کرنے والے کا مسلمان ہونا منظور فرما لیتے تھے اس لئے آپ ؐ کا نعیم کے ساتھ یہ سلوک تعجب انگیز نہیں-

پس آپ ؐ کا یہ فرمانا کہ لڑائی میں چالیں چلی ہی جاتی ہیں خود نعیم کی طرف بھی تو اشارہ ہو سکتا ہے-

نعیم کا اصل کردار

پس نعیم نے ان واقعات کے سلسلہ میں جو اصل کردار ادا کیا وہ صرف اتنا تھا کہ بعض حالات سے اندازہ کر کے ابوسفیان کو یہ رپورٹ پہنچائی کہ بنو قریظہ نے کفار مکہ کے ساتھ غداری کا فیصلہ کر لیا ہے-

بنو قریظہ کا عملاً جنگ میں شریک نہ ہونے کا اصل سبب

پس بنو قریظہ کا مسلمانوں سے بدعہدی کے باوجود کفار کے ساتھ آخری حملہ میں شریک نہ ہونے کی اصل وجہ جو بھی تھی آنحضور ؐ کے کسی ایجنٹ کا بہر حال اس میں کوئی دخل نہ تھا- جیسا کہ گزر چکا ہے کہ بنو قریظہ نے حی بن اخطب سے پہلی ہی ملاقات میں یہ طے کر لیا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ شامل ہو کر مسلمانوں کے عقب سے حملہ تو کریں گے لیکن اس بات کی ضمانت کے طور پر کہ تم ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رحم پر چھوڑ کر بھاگ نہ جاؤ اپنے ستر 70 بڑے بڑے آدمی ہمارے سپرد کر دو- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عہد شکنی کا علم ہوا تو ایک وفد یہود کو سمجھانے کی غرض سے سعدؓ بن معاذ کی سرکردگی میں بھیجا- جس میں سعدؓ بن عبادہ' عبداللہ بن رواحہ کے ایک بھائی اور خواتؓ بن جبیر شامل تھے- حضرت سعدؓ بن معاذ جو قبیلہ اوس کے سردار تھے اور اسلام سے پہلے یہودیوں سے ان کے گہرے دوستانہ مراسم تھے ان کے بہت سمجھانے کے باوجود یہود نے ایک نہ مانی بلکہ سخت گستاخانہ رویہ اختیار کیا اور صاف جواب دے دیا کہ ہمارا تمہارا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے اور ان کے سامنے معاہدہ نامہ منگوا کر چاک کر دیا-

اس وفد نے واپس آ کر حضور ؐ کی ہدایت کے پیش نظر اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کیا بلکہ بصیغۂ راز آپ ؐ کو اپنے مشن کی ناکامی کی اطلاع دی- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ خبر بہت شاق گزری کیونکہ یہود کی یہ بدعہدی مسلمانوں کو تکلیف میں ڈال سکتی تھی- آپ ؐ یہ خبر سن کر اپنا چہرہ ڈھانپ کر بڑے درد و کرب کے عالم میں لوگوں سے الگ ہو کر اپنے خیمہ میں چلے گئے- کچھ وقت بعد جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری میں صرف ہوا ہو گا آپ ؐ باہر تشریف لائے اور بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور فرمایا مسلمانو! خوش ہو جاؤ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعروں کے جواب میں تمام لشکر اسلام نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ان کے حوصلے فرش سے عرش تک بلند ہو گئے- واقدی کے بیان کے مطابق اس وقت نعیم بن مسعود ابوسفیان کے ایجنٹ کے طور پر مسلمانوں میں موجود تھا- پس یہ ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ نعیم نے ان نعرہ ہائے تکبیر سے یہ اندازہ لگایا ہو کہ یقیناً یہود مسلمانوں کی بات مان گئے ہیں اور کفار سے پھر گئے ہیں- ورنہ مسلمانوں کے لئے اتنی بڑی خوشی کی کوئی بات نہ تھی اور فوری طور پر ابوسفیان کو جا کر یہ رپورٹ کر دی ہو-

قطع نظر اس سے کہ نعیم کس کا ایجنٹ تھا اور دلی ہمدردی کس کے ساتھ تھی دونوں صورتوں میں اس کے سوا وہ کچھ اور کر ہی نہیں سکتا تھا- اگر مسلمانوں کا ہمدرد تھا تو بھی اس ہمدردی کا تقاضا تھا کہ کفار کو فوری طور پر اسکی اطلاع دے جس سے وہ یہود کی طرف سے بدظن ہو جائیں- اگر کفار کا ایجنٹ تھا تب بھی ضرور تھا کہ فوراً ان کو مطلع کرے کہ یہودی تمہیں دھوکا دے گئے ہیں- پس یہ محض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرہ ہائے تکبیر کی برکت تھی جس نے نعیم کو وہ کام کرنے پر مجبور کر دیا جو مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا- اس کے سوا وہ کچھ کر ہی نہ سکتا تھا-

بہر حال ابوسفیان کو جب یہود کی نیت پر شک پڑ گیا تو اس نے ایک وفد یہود کی طرف اس مطالبہ کے ساتھ بھجوایا کہ ہم نے عام دھاوا بولنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے کل جب ہم سامنے سے حملہ کریں تو تم معاہدہ کے مطابق پشت پر سے حملہ آور ہو جانا- اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہلا بھجوایا کہ اول تو کل سبت کا دن ہے اس لئے کل ہمارے لڑنے کا سوال ہی نہیں- دوسرے ستر یرغمالیوں کی شرط بھی باقی ہے تم یہ شرط پوری کرو گے تو ہم اپنے حصہ کی ذمہ داری ادا کریں گے- ابوسفیان چونکہ پہلے ہی بدظن ہو چکا تھا اس لئے ان کی طرف سے مایوس ہو گیا- اس کے بعد دو تین روز مسلسل کفار کی طرف سے خندق فتح کرنے کی بھرپور کوششیں شروع ہو گئیں اور ہر طرف سے حملے ہونے لگے- لیکن سرتوڑ کوشش کے باوجود کفار اپنے ارادہ میں ناکام رہے اور کسی مقام پر بھی خندق پر قبضہ نہ جما سکے- یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور غیبی نصرت تھی ورنہ کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی کہ اپنی غیر معمولی طاقت اور عددی غلبہ کے باوجود وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہے-

ان انتہائی نازک ایام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام تر انحصار دعاؤں پر تھا اور یہی وہ ہتھیار تھا جو بالآخر کارگر ثابت ہوا اور سب دوسرے ہتھیاروں پر بازی لے گیا- ان دنوں آپ ؐ کی جو دعائیں منقول ہیں ان میں ایک بڑی پر درد دعا یہ تھی:-

ترجمہ :- اے دکھیوں کی دعا سننے والے' اے گھبراہٹ میں مبتلا لوگوں کی پکار کا جواب دینے والے' میری گھبراہٹ کو دور کر کیونکہ تو ان مصائب کو جانتا ہے جو مجھے اور میرے ساتھیوں کو درپیش ہیں-

(بخاری کتاب المغازی- باب الخندق)

ایک دوسری دعا:-

اے اللہ! جس نے مجھ پر قرآن نازل کیا ہے- جو بہت جلدی اپنے بندوں سے حساب لے سکتا ہے- یہ گروہ جو جمع ہو کر آئے ہیں ان کو شکست دے- اے اللہ ان کو شکست دے اور ہمیں ان پر غلبہ دے- ان کو اچھی طرح ہلا دے-

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں پڑھتے ہوئے دن رات مختلف کاموں میں مصروف رہتے تھے اور منتظر تھے اور خوب جانتے تھے کہ کسی لمحہ بھی خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت آنے والی ہے- وہ کب اور کیسے آئے گی کوئی نہیں جانتا تھا- لیکن اس کے آنے میں آنحضور ؐ اور آپ ؐ کے ساتھیوں کو ایک ذرہ سا بھی شک نہ تھا- آخر وہ لمحہ آن پہنچا جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان تھا [illegible] آ گئی سیھزم الجمع ویولون الدبر کا نظارہ دکھانے آئی تھی-

ہوا میں کچھ لپک کچھ تیزی سی آنے لگی اور دیکھتے دیکھتے وہ ایک تیز و تند آندھی میں تبدیل ہو گئی- وہ آندھی کیا تھی ایک نمونۂ قیامت تھا جس نے کفار کے لشکر میں ایک کھلبلی سی مچا دی اور زلزلہ سا برپا کر دیا اور ہر طرف بدامنی اور سراسیمگی پھیل گئی- بہت سے خیموں کی طنابیں ٹوٹ گئیں اور جگہ جگہ آگ کے الاؤ بجھ گئے- کئی جگہ جلتے ہوئے کوئلے منتشر ہو کر خیموں کو آگ لگانے لگے- وہ لوگ چونکہ آتش پرست بھی تھے اس لئے آگ کے بجھنے سے نحوست کا شگون نکالا اور دل چھوڑ بیٹھے- ہر طرف سے کوچ کوچ کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور دیکھتے دیکھتے ایک سراسیمگی اور افراتفری کے عالم میں ہر طرف بھگدڑ پڑ گئی- خود ابوسفیان کی سراسیمگی کا یہ عالم تھا کہ اونٹ کے گھٹنے کھولے بغیر اس کی پیٹھ پر سوار اس پر کوڑے برسا رہا تھا کہ وہ بھاگتا کیوں نہیں-

مسلمان ان تمام باتوں سے بے خبر تھکاوٹ اور فاقوں سے نڈھال اپنی قیام گاہوں میں پڑے تھے لیکن ایک بیدار بخت وجود ان کی بہبود کی خاطر جاگا ہوا تھا- قیامت کے اس طوفان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور آواز دی کہ کوئی ہے جو اس وقت جا کر کفار کے لشکر کی خبر لاوے- جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا- کیونکہ صحابہؓ آواز سننے کے باوجود تھکاوٹ' سخت ٹھنڈی اور تند ہوا کے باعث جواب دینے کی طاقت نہ رکھتے تھے- صرف ایک حذیفہؓ

باقی صفحہ 6 پر

تاریخ انسانی میں آپؐ تنہا شخصیت تھے جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دنیوی سطحوں پر کامیاب رہے تھے

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بحیثیت مؤثر ترین اور عالمی شخصیت

مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب ``The Hundred`` میں آنحضور ﷺ کو سب سے زیادہ مؤثر ترین شخصیت کے طور پر پیش کیا ہے

ترجمہ: محمد زکریا ورک صاحب

کتاب کا تعارف

کتاب دی ہنڈریڈ The Hundred مصنفہ مائیکل ہارٹ میں شائع ہونے والے مضمون محمد۔ دنیا کا سب سے بڑا موثر انسان۔ کا پچھلے بیس سالوں میں بہت چرچا ہوا ہے صدیوں مضمون نگاروں نے اپنے مضامین میں اس کا حوالہ دیا ہے یہ کتاب 1987 میں نیویارک سے منظر عام پر آئی کتاب میں دنیا کی ایک صد موثر ترین شخصیات کے حالات زندگی اور ان کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں کتاب میں تصاویر اور ڈایا گرام بھی دئے گئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان ایک سو عظیم شخصیتوں کی فہرست میں نمبر ایک شخصیت سرور کونین محمد مجتبیٰ ﷺ کو قرار دیا گیا ہے کتاب کا پورا نام یہ ہے:

A Ranking of the most Influential Persons of History, 1987 NY

فاضل مصنف نے اربوں انسانوں میں سے جو روئے زمین پر اب تک پیدا ہو چکے ہیں اور ایک تخمینے کے مطابق یہ تعداد بیس بلین کے قریب ہے ان میں سے حضور سرور پاک ﷺ کو سب سے موثر ترین انسان قرار دینے کے لئے جو پیمانہ استعمال کیا ہے اس بارہ میں وہ کہتا ہے کہ کتاب میں صرف موثر ترین انسانوں کا ذکر کیا گیا ہے نہ کہ عظیم ترین انسانوں کا اس کے خیال میں دنیا میں عظیم انسان تو بہت ہو چکے ہیں مگر وہ کون سی شخصیت تھی جس نے تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ اور دیرپا اثر چھوڑا ہے ایسا اثر جس نے لوگوں کی زندگیوں کو خاص رنگ میں رنگین کیا اور دنیا کو بھی ایک خاص رنگ میں ڈھال دیا۔

مثلاً جس انسان نے پہیہ ایجاد کیا وہ شخص یقیناً موثر ترین انسان تھا یا جس شخص نے لکھنے کا طریق ایجاد کیا وہ بھی موثر ترین انسان تھا مصنف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیسائیت کے عقائد وضع کرنے میں ان کے کم اثر کا ذکر کیا ہے اس کے برعکس آنحضور ﷺ کا اسلامی عقائد وضع کرنے میں بہت اثر اور عمل درآمد تھا مصنف نے اس فہرست کی تیاری میں موثر ترین انسان کا انتخاب کرتے ہوئے درج ذیل خواص کو مدنظر رکھا ہے شہرت۔ نیک نامی۔ قابلیت استعداد صاحب کمال۔ اور بلند کردار والا یعنی عالی شان۔

فہرست میں دئے گئے سو انسانوں میں پہلے دس موثر ترین انسانوں کے نام ترتیب وار یہ ہیں: محمد ﷺ۔ نیوٹن۔ حضرت عیسیٰؑ۔ گوتم بدھ۔ کنفیوشس۔ سینٹ پال۔ سائی لون۔ گوٹن برگ۔ کولمبس اور۔ آئن سٹائن کتاب کے نصف آخر کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ساز زندگی سے ہوتا ہے سب سے آخر پر نیلز بوہر Niels Bohr کے حالات زندگی دئے گئے ہیں۔

مصنف نے بلاشبہ دنیا کی ایک صد شخصیات کے انتخاب اور ان کی فہرست کی ترتیب اور ان کی زندگی کی جانچ پڑتال میں بہت دماغ سوزی سے کام لیا ہے کتاب میں دئے گئے ملحقات بھی بہت معلومات افزا ہیں یعنی ہسٹاریکل چارٹ۔ مختلف جدول اور انڈیکس۔ کتاب کے اختتام پر Honorable Mentions کے عنوان کے تحت مزید ایک صد شخصیات کے نام دئے گئے ہیں اور پھر دس افراد کی زندگی مختصر الفاظ میں بیان کی گئی ہے اس فہرست دوم میں صرف ایک مسلمان یعنی ترکی کے سلطان محمد دوم کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کے مذکورہ متن کا

اردو ترجمہ

دنیا کی موثر ترین شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر پر محمد ﷺ کا انتخاب کرنے پر غالباً کچھ لوگ حیران ہوں گے اور کچھ شاید استفسار بھی کریں گے لیکن تاریخ انسانی میں وہ تنہا شخصیت تھے جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دنیوی سطحوں پر کامیاب رہے تھے۔

حضرت محمد ﷺ کا نسب اگرچہ منکسر المزاج خاندان سے تھا اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف دنیا کے ایک عظیم مذہب کی بنیاد رکھی بلکہ اس کی وسیع اشاعت وتشہیر کے بھی وہی بانی مبانی تھے اسی وجہ سے وہ موثر سیاسی لیڈر بھی بن گئے آج ان کی رحلت کے تیرہ صدیوں بعد بھی ان کا اثر بہت طاقت ور اور وسیع ہے۔

اس کتاب میں مذکورہ بیشتر افراد کو یہ اضافی فائدہ حاصل تھا کہ وہ مختلف تہذیبوں کے مراکز میں پیدا ہوئے یہ تہذیبیں ثقافتی لحاظ سے بہت ہی ایڈوانس اور سیاسی اعتبار سے محوری ممالک میں تھیں (حضرت) محمد ﷺ 570ء میں مکہ کے شہر میں پیدا ہوئے جو جنوبی عرب میں واقعہ تھا اور جو دنیا کا اس وقت پس ماندہ ترین علاقہ تھا یہ تجارت۔ فنون۔ اور علوم کے مراکز سے دور افتادہ تھا۔ وہ چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے اور ان کی پرورش متوسط ماحول میں ہوئی اسلامی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لکھنے پڑھنے سے نابلد تھے آپ کی مالی حالت قدرے بہتر ہو گئی جب انہوں نے زندگی کے پچیسویں زینہ پر قدم رکھنے پر ایک مالدار بیوہ خاتون سے عقد ازدواج طے کیا بایں ہمہ جوں ہی آپ چالیس برس کے ہوئے تو بظاہر کوئی ایسے خارجی آثار نظر نہ آتے تھے جس سے یہ ظاہر ہو کہ آپ کی شخصیت ممتاز اور نمایاں تھی۔

عربوں کی اکثریت اس دور میں (اعتقادی طور پر) مشرک تھی جو بہت سے دیوتاؤں پر یقین رکھتے تھے اگرچہ مکہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی قلیل تعداد موجود تھی اور انہی لوگوں سے بلاشبہ آپؐ نے ابتداء میں خدائے واحد اور قادر مطلق کا علم حاصل کیا جو ساری کائنات پر حکومت کرتا ہے جب وہ چالیس برس کے ہوئے تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہی خدائے واحد و یگانہ ان سے کلام کرتا ہے اور اس نے ہی انہیں سچے دین کی تبلیغ ورسالت کے لئے منتخب کیا ہے۔

تین سال تک تو حضرت محمد ﷺ نے قریبی دوستوں اور متعلقین کو پیغام حق پہنچایا پھر انہوں نے 613ء کے لگ بھگ عوام الناس کو پیغام دین پہنچانا شروع کیا رفتہ رفتہ جب آپ کے معتقدین کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا تو مکہ کے ارباب اقتدار انہیں خطرناک اور باعث زحمت فتنہ شمار کرنے لگے اس لئے 622ء میں (حضرت) محمد ﷺ اپنی جان کی سلامتی کے خطرہ کے پیش نظر مدینہ ہجرت فرما گئے (یہ شہر مکہ کے شمال میں 200 میل کی مسافت پر واقع ہے) جہاں انہیں مناسب لحاظ سے سیاسی طاقت کی پوزیشن پیش کی گئی۔

حضرت محمد ﷺ کی ہجرت

یہ فرار جسے ہجرت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دراصل نبی کریمؐ کی زندگی میں نقطہ تحول تھا مکہ میں ان کے متبعین معدودے چند تھے مگر مدینہ میں متبعین کی تعداد میں گراں قدر اضافہ ہوا اور جلد ہی انہوں نے اتنا اثر و رسوخ حاصل کر لیا کہ وہ گویا مطلق العنان ہو گئے اگلے چند سالوں میں اگرچہ آپ کے پیروکاروں کی تعداد میں سرعت سے اضافہ ہوا اس دوران مکہ اور مدینہ میں معرکوں کا سلسلہ وقوع میں آیا یہ لڑائیوں کا سلسلہ 630ء میں نقطہ انجام کو پہنچا جب آپ نے فاتح بن کر مکہ کی طرف مراجعت کی ان کی زندگی کے بقیہ ڈھائی سالوں میں عرب قبائل نے تیزی سے نئے مذہب کو قبول کیا جب (حضرت) محمد ﷺ کی وفات 632ھ میں ہوئی تو وہ جنوب عرب کے حقیقی حکمران بن چکے تھے۔

عرب کے بدو قبائل خونخوار جنگجو کی حیثیت سے شہرت رکھتے تھے لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم تھی ان میں تفرقہ اور باہمی جنگ بازی قہر الٰہی بن چکا تھا یہ لوگ شمال عرب میں واقع حکومتوں سے جو زرعی علاقوں میں تھیں ان کی فوجوں سے ہرگز مقابلہ نہ کر سکتے تھے البتہ (حضرت) محمد ﷺ کے ذریعہ یہ لوگ پہلی بار تاریخ میں متحد ہوئے اور سچے خدائے واحد کے عقیدہ پر یقین کی وجہ سے ان میں روح پھونکے جانے پر یہ عرب کی چھوٹی چھوٹی افواج تاریخ انسانی کی حیرت انگیز فتوحات کے سلسلہ پر گامزن ہوئیں ملک عرب کے شمال مشرق کی طرف ساسانیوں کی نیم ایرانی بادشاہت قائم تھی اور شمال مغرب کی طرف بازنطینی شہنشاہیت یا ایسٹرن رومن ایمپائر تھی جس کا دارالخلافہ استنبول تھا۔ عددی طور پر عرب کے عوام اپنے مدمقابل دشمن کے لئے کوئی قابل خوف چیز نہ تھے لیکن میدان جنگ میں ان روح پھونکے ہوئے عربوں نے انتہائی سرعت سے پورے عراق شام اور فلسطین کے علاقہ کو زیر نگین کر لیا 642ء آنے تک مصر کا ملک بازنطینی بادشاہت سے چھینا جا چکا تھا جبکہ ایرانی فوجوں کو قادسیہ (637ء) اور نہاوند کی جنگوں (642ء) میں عبرت ناک شکست ہوئی اور انہیں مکمل طور پر کچل دیا گیا۔

جنگی فتوحات

لیکن ان عظیم الشان جنگی فتوحات کے باوجود۔ جو حضرت محمد ﷺ کے قریبی دوستوں اور متصل جانشینوں یعنی ابوبکرؓ۔ اور عمر ابن الخطابؓ کی لیڈر شپ میں ممکن ہوئیں۔ عرب پیش قدمی کا اسی پر خاتمہ نہ ہوا۔ 711ء تک عرب افواج نارتھ افریقہ سے لے کر بحر اوقیانوس تک مکمل طور پر چھا چکی تھیں اس کے بعد انہوں نے شمال کی طرف رخ کیا اور جبل الطارق کے قریب سمندر سے اتر کر انہوں نے اسپین کی وزگوتھک مملکت کو بھی زیرنگیں کر لیا۔

کچھ عرصہ کے لئے البتہ لگتا تھا کہ مسلمان پورے کے پورے عیسائی یورپ کو بھی مکمل طور پر فتح کر لیں گے البتہ 732ء میں فرانس کی جنگ طور Battle of Tours میں مسلمان فوجیں جو قلب فرانس تک پیش قدمی کر چکی تھیں فرانسیسیوں کے جوابی حملہ سے شکست کھا گئیں بہرکیف بہ مشکل ایک سو سال کی جنگوں کے بعد یہ قبائلی بدو۔ حضرت محمد ﷺ کے پیغام سے روح پھونکے جانے پر ایک ایسی ایمپائر کے نقش و نگار تیار کر چکے تھے جو ہندوستان کی سرحدوں سے لے کر بحر اوقیانوس تک پھیلی ہوئی تھی اور یہ اتنی زبردست ایمپائر تھی کہ دنیا کے مشاہدہ میں اس سے پہلے کبھی نہ آئی تھی ہر وہ جگہ یا علاقہ جو ان فوجوں نے فتح کیا وہاں بڑے پیمانے پر لوگ نئے مذہب میں فوج در فوج شامل ہو گئے۔

تاہم ان فتوحات کو زیادہ عرصہ تک دوام حاصل نہ رہا ایرانی قوم اگرچہ حضرت محمد ﷺ کے دین کی ابھی تک پیروکار ہے مگر وہ اس عرصہ میں عرب قوم سے آزادی حاصل کر چکے ہیں اور سپین میں سات سو سال کے جنگ و جدال کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرکار عیسائیوں نے پورے جزیرہ نما پر دوبارہ تسلط حاصل کر لیا البتہ عراق۔ اور مصر جو دو پرانی تہذیبوں کے مرکز تھے ابھی تک ہر رنگ میں عرب ہیں نیز نارتھ افریقہ کا تمام ساحلی علاقہ بھی اب تک عرب چلا آ رہا ہے یہ نیا مذہب درمیانی صدیوں کے عرصہ میں مسلمانوں کی اصل فتوحات کی سرحدوں سے دور پار تک پھیلتا رہا اس نئے دین کے پیروکاروں کی تعداد اس وقت افریقہ اور وسطی ایشیا میں کروڑوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ پاکستان شمالی ہندوستان اور انڈونیشیا میں تو اس سے بھی زیادہ ہے انڈونیشیا میں یہ نیا دین اتحاد کا باعث بنا ہے اگرچہ برصغیر ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں ٹکراؤ اتحاد پیدا کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ رہا ہے۔

تاریخ انسانی پر آپ کا اثر

تو پھر تاریخ انسانی پر حضرت محمد ﷺ کے مجموعی اثر کا تخمینہ کوئی کیسے لگائے؟ مسلمان کی زندگی پر دین اسلام کی چھاپ بہت گہری ہے جس طرح دوسرے مذاہب کی چھاپ ان کے متبعین پر بہت گہری ہے اسی بناء پر دنیا کے بڑے مذاہب کے بانیوں کو اس کتاب میں نمایاں جگہ دی گئی ہے چونکہ دنیا میں مسلمانوں کی نسبت عیسائی دوگنا تعداد میں بستے ہیں اس لئے دفعتاً یہ بات تعجب خیز معلوم ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو (حضرت) عیسیٰؑ سے بڑا رتبہ اس فہرست میں کیوں دیا گیا ہے اس انتخاب کی دو وجوہات ہیں اول حضرت محمد ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل اسلام کے ارتقاء اور نمود میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ عیسائیت کے ابتداء اور ارتقاء میں عیسائیت کے بڑے بڑے اساسی اور اخلاقی ضوابط وضع کرنے کے ذمہ دار (حضرت) عیسیٰؑ تھے (جہاں تک کہ یہ یہودیت سے ممتاز ہیں) فی الحقیقت سینٹ پال کرسچین تھیالوجی کو وضع کرنے کا زیادہ ذمہ دار ہے نیز وہ اس کا سب سے بڑا مبلغ اور عہد نامہ جدید کے ایک بڑے حصہ کا مصنف بھی ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے اس کے برعکس مذہب اسلام کے چیدہ چیدہ اخلاقی اور بنیادی عقائد اور اس کی تھیالوجی کو وضع کیا مزید برآں انہوں نے تبلیغ اسلام اور مذہب اسلام کے فرائض کی تاسیس میں بنیادی کردار ادا کیا اس کے علاوہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن کے مصنف بھی وہی ہیں (نعوذ باللہ یہ دعویٰ قطعی طور پر بے بنیاد ہے کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے) جو ان کے داخلی جذبات و احساسات کا مجموعہ ہے (نعوذ باللہ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وحی اللہ کے محبوب پر نازل ہوا) جیسے انہیں یقین تھا کہ وہ الہامات کی صورت میں اللہ کی جانب سے ان پر براہ راست نازل ہوا ہے یہ الہامی کلمات حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں ہی کم و بیش پوری دیانت داری اور مستند طریق کار سے ان کی وفات کے جلد بعد اکٹھے کر لئے گئے۔ لہٰذا قرآن حضرت محمد ﷺ کے افکار و تعلیمات کی صحیح حقیقی۔ اور اصل الفاظ میں کافی حد تک (بلکہ سو فی صد) نمائندگی کرتا ہے۔

اس کے برعکس حضرت عیسیٰؑ کا کوئی ایسا مقدس مفصل صحیفہ محفوظ حالت میں ہم تک نہیں پہنچا ہے چونکہ قرآن مسلمانوں کے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنی کہ بائبل عیسائیوں کے لئے ہے اس لئے قرآن کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کا اثر و نفوذ مسلمانوں کی زندگیوں پر بہت گہرا ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا (متناسب اثر) اسلام پر بہت زیادہ ہے بہ نسبت (حضرت) عیسیٰؑ اور سینٹ پال (پولوس) کے عیسائیت پر مشترکہ اثر کے۔ خالص مذہبی سطح پر دیکھا جائے تو لگتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا اثر تاریخ انسانی پر اتنا ہی ہے جتنا کہ (حضرت) عیسیٰؑ کا۔

مزید برآں حضرت محمد ﷺ (برخلاف حضرت عیسیٰؑ کے) مذہبی لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی لیڈر بھی تھے حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمام عرب فتوحات کے پیچھے ڈرائیونگ فورس ہونے کی بناء پر ان کو تمام دنیا کے سیاسی لیڈروں میں اول درجہ کا سب سے مؤثر لیڈر قرار دیا جانا چاہئے۔

بہت سارے تاریخی واقعات کے بارہ میں شاید کوئی شخص کہے کہ وہ ہر صورت میں ناگزیر تھے اور کسی خاص سیاسی قائد کے بغیر بھی انہوں نے وقوع پذیر ہونا ہی تھا مثلاً جنوبی امریکہ کی کالونیز نے اسپین سے آزادی حاصل کر ہی لینی تھی خواہ سائمن بولیوار Bolivar کا وجود نہ ہی ہوتا لیکن عرب فتوحات کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا حضرت محمد ﷺ سے پہلے کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا تھا اور نہ ہی یہ یقین (قیاس) کرنے کی کوئی معقول وجہ ہے کہ ان کے بغیر یہ فتوحات حاصل ہو سکتی تھیں تیرہویں صدی میں ہونے والی منگول فتوحات ہی ان عرب فتوحات کی قریب ترین مثال ہیں جو کہ بہت حد تک چنگیز خان کے بنیادی اثر کا نتیجہ تھیں اگرچہ یہ فتوحات عرب فتوحات سے زیادہ وسیع تر تھیں مگر یہ پائیدار ثابت نہ ہوئیں اور آج منگولوں کے زیر قبضہ صرف وہی ممالک ہیں جو چنگیز خاں سے پہلے ان کے زیر نگیں تھے۔

عربوں کی جنگی فتوحات ان سے بہت زیادہ مختلف فتوحات تھیں عراق سے لے کر مراکش تک عرب ممالک کا ایک وسیع سلسلہ ہے جو نہ صرف اسلام پر عقیدہ کی وجہ سے متحد ہے بلکہ زبان۔ تاریخ۔ اور کلچر کی وجہ سے بھی مذہب اسلام میں قرآن کی مرکزیت کی بناء پر نیز یہ (کتاب) عربی زبان میں لکھی ہوئی ہے فی الواقعہ اس امر نے عربی زبان کو ٹوٹ پھوٹ کر باہم غیر واضح بولیوں سے بچا لیا ورنہ بصورت دیگر یہ زبانیں تیرہ صدیوں میں شاید جنم لے لیتیں۔ عرب ریاستوں کے مابین اختلافات اور تفرقے بلاشبہ موجود ہیں اور یہ اختلافات کافی زیادہ اور اہم ہیں لیکن یہ جزوی اختلافات ہمیں اندھا نہ کر دیں اور ہم ان کے اندر اتحاد کے اہم عناصر کو پہچان نہ سکیں جو مسلسل ان میں چلے آ رہے ہیں مثال کے طور پر نہ تو ایران اور نہ ہی انڈونیشیا جو دونوں تیل پیدا کرنے والے ممالک ہیں اور جو مذہب کے لحاظ سے اسلامی ہیں انہوں نے 74-1973ء کے آئل ایمبارگو میں حصہ لیا تھا یہ کوئی اتفاقی بات نہیں کہ تمام عرب ریاستیں اور صرف عرب ریاستیں اس تیل کی پیداوار کی پابندی میں شریک ہوئی تھیں۔

تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ساتویں صدی کی عرب فتوحات انسانی تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کرتی چلی آ رہی ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے دینی اور دنیوی اثر کا یہ وہ بے نظیر امتزاج ہے جو میرے خامہ خیال میں حضرت محمد ﷺ کو تاریخ انسانی کی تنہا سب سے مؤثر شخصیت قرار دیتا ہے۔

سراقہ کو بشارت

جب حضور ﷺ نے غار ثور کے بعد مدینہ کی راہ لی تو سراقہ تعاقب کرتے کرتے آپ کے قریب پہنچ گیا اتنا قریب کہ حضور ﷺ کی قرأت قرآن کی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی مگر حضور ﷺ نے ایک بار بھی مجھے مڑ کر نہ دیکھا جب کہ حضرت ابوبکر (رسول اللہ کے فکر کی وجہ سے) بار بار دیکھتے تھے۔

یہ وہ وقت تھا جب مکہ میں یہ اعلان کیا جا چکا تھا کہ جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر لائے گا اس کو سو سرخ اونٹ انعام دیئے جائیں گے اور سراقہ اسی لالچ میں آیا تھا۔

مگر خدا کی نصرت کہ اس کے گھوڑے نے دو دفعہ ٹھوکر کھائی اور وہ زمین پر گر گیا اس نے تیروں سے فال لی جس کا نتیجہ اس کی حسب منشا تھا۔ اس نے حضور ﷺ کو صلح کی آواز دی حضور ٹھہر گئے تو سراقہ نے ساری بات بتائی۔ اور اس کی درخواست پر اسے امن کی تحریر لکھ دی اور یہ بشارت بھی دی کہ

اے سراقہ تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے اس طرح آپ کا جانی دشمن زندگی اور دولت کی خوشخبری لے کر لوٹا۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب ہجرۃ النبی اسد الغابہ ذکر سراقہ)

بقیہ صفحہ 4

تھے جنہوں نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کرتے ہوئے آواز دی لیکن اس دفعہ پھر حذیفہؓ کے سوا اور کسی کو لبیک کہنے کی طاقت نصیب نہ ہوئی۔ تب آنحضور نے حذیفہؓ کو یہ کہہ کر کفار کی خبر لانے کے لئے بھیجا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہم نے تمہارے دشمن کو بھگا دیا ہے جاؤ اور دیکھو دشمن کا کیا حال ہے۔؟

چنانچہ جب حذیفہؓ نے خندق کے پاس جا کر جائزہ لیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام میدان خالی پڑا تھا اور اس ویرانی کے سوا جو بھاگتی ہوئی فوجیں اپنے پیچھے چھوڑ جاتی ہیں دشمن کا کوئی نشان باقی نہ تھا۔ ہاں! گوش بصیرت فضا کے ہر ارتعاش میں یہ نغمہ سن رہا تھا کہ

(ص آیت 12)

دیکھو خدا کے بندوں کے لئے جب خدا کی کائنات مسخر ہوتی ہے تو کیسے کیسے عجیب کام ان کے لئے دکھاتی ہے۔ وہ تند و تیز آندھی جس نے دیکھتے دیکھتے دشمن کے بڑے بڑے آگ کے الاؤ بجھا دیئے اور لات و منات کے آتشکدوں کی خاک اڑا دی' نور مصطفوی کے شعلۂ نور کو بجھا نہ سکی بلکہ وہ تو اس رات پہلے سے بڑھ کر بلند تر اور روشن تر اور قوی تر ہو کر ابھرا اور اس رات کو بقعۂ نور بنا دیا جو کتنے ہی مصائب سے پر اور مظالم سے کجلائے ہوئے دنوں کے بعد آئی۔

اے نور مصطفویؐ! تو اللہ کے علم میں ازل سے روشن تھا اور ابد تک روشن رہے گا۔ آ اور مظالم اور معاصی سے بھرے ہوئے اس تاریک زمانہ کو بھی روشن کر۔

اللهم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد وبارك وسلم انک حمید مجید۔

(ماہنامہ خالد جولائی 1981ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم ناصر احمد بھلی صاحب مربی سلسلہ شعبہ رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بقضائے الٰہی مورخہ 13۔اپریل 2003ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1961ء میں بیعت کی توفیق پائی اور 1962ء میں آپ کو وصیت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مورخہ 15۔اپریل کو محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے بیت الفتوح میں نماز جنازہ پڑھائی۔ 17۔اپریل کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں ۔ مرحوم کو لمبا عرصہ بطور رضاکار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر الفضل کی اہلیہ آجکل بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

✿ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم دار الفضل ربوہ دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے C.C.U وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

✿ مکرم چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی چک نمبر T.D.A/2 ضلع خوشاب ایک مہینہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی اہلیہ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ بھی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔

✿ مکرم طارق احمد شہزاد ابن مکرم مظفر احمد صاحب جاوید دار الیمن شرقی مورخہ 10 مئی کو سائیکل پر جاتے ہوئے موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شدید زخمی ہوگئے۔ فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

✿ مکرم عمران بابر صاحب نائب وکیل الدیوان تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ثمینہ آصف صاحبہ اہلیہ مکرم آصف اقبال صاحب دار الرحمت شرقی الف حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 مئی 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام عمر اقبال تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبد الغفور صاحب طارق آف حیدر آباد کا نواسہ اور مکرم بشیر احمد صاحب شاد دار الرحمت شرقی الف ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک ، صالح ، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

✿ غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ برائے انجینئرنگ سائنسز وٹیکنالوجی ٹوپی (GIK) نے کمپیوٹر سافٹ ویئر انجینئرنگ، الیکٹرانک انجینئرنگ، میکینکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ، انجینئرنگ سائنسز، میٹالرجیکل اینڈ میٹریکل انجینئرنگ میں چار سالہ ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 19 جون تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 11 مئی 2003ء

✿ انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر پی ایچ ڈی ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ M.Sc ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 20 مئی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

✿ یونیورسٹی آف دی پنجاب سنٹر آف ھائی انرجی فزکس لاہور نے M.Phil ان ھائی انرجی فزکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 30 مئی تک وصول کئے جائیں گے مزید معلومات کیلئے جنگ 12 مئی 2003ء۔

✿ یونیورسٹی آف کراچی نے ایوننگ پروگرام کے تحت مختلف مضامین میں سرٹیفیکیٹ کورسز ''ڈپلومہ کورسز'' بیچلرز پروگرامز اور ماسٹرز پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 24 مئی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 11 مئی 2003ء

✿ SZABIST کراچی نے LLB' BS' BBA' Ph.D' MS' MCS' MBA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 28 جون تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 11 مئی 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا میں بم دھماکہ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے نواح میں پولیس دفاتر پر خودکش حملہ کے نتیجہ میں 40۔افراد ہلاک اور 100 زخمی ہوگئے۔ حملہ آوروں نے بارود سے بھرا ٹرک عمارت سے ٹکرا دیا۔ کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی تاہم روسی حکام نے بم دھماکے کی ذمہ داری چیچن جانبازوں پر ڈال دی ہے۔

اسرائیل اور فلسطین کے خفیہ مذاکرات امریکیوں کی کوششوں سے اسرائیلی اور فلسطینی حکام میں خفیہ مقام پر سیکورٹی مذاکرات ہوئے۔ جبکہ یہودی فوج نے مغربی کنارے میں تین فلسطینی نوجوانوں کو جاں بحق کر دیا۔ سیکورٹی وجوہات پر غزہ کے ساتھ اسرائیلی سرحدیں غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دی گئی ہیں۔

شیعہ رہنما کا نجف پہنچنے پر استقبال ایران میں 23 سالہ جلاوطنی کی زندگی گزارنے کے بعد 66 سالہ شیعہ رہنما آیت اللہ باقر الحکیم نجف پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ شہر کی سڑکوں پر ہر طرف انسانوں کا سمندر نظر آتا تھا۔ واشنگٹن کی شیعہ رہنما کی سرگرمیوں پر کڑی نظر ہے۔ اکثر امریکی انہیں ایران کا آلہ کار سمجھتے ہیں۔

سلامتی یا دہشت گردی امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ شام کو چاہئے کہ وہ فیصلہ کرے اسے سلامتی کی جانب رہنا ہے یا دہشت گردی کی جانب۔ بشر الاسد نے امریکی مطالبات کا جواب نہ دیا تو وہ تاریخ میں بہت بڑی غلطی کریں گے۔

صدام حسین عراق میں ہیں عراقی نیشنل کانگرس کے صدر احمد شیلابی نے کہا ہے کہ صدام حسین عراق میں چھپے ہوئے ہیں اور وہ خاص حفاظت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔

برطانیہ میں دہشت گردوں کے خلاف قوانین سخت برطانیہ میں مشتبہ دہشت گردوں کے خلاف نئے سخت قوانین بنائے جا رہے ہیں جس کے تحت ملزموں کو مقدمہ دائر کئے بغیر 14 روز تک حراست میں رکھا جائے گا۔ جعلی پاسپورٹوں پر ملک میں داخل ہونے اور غیر قانونی ڈرائیونگ لائسنس رکھنے والوں کو بھی سخت سزاؤں کا سامنا ہوگا۔

عراقی پالیسی سے اختلاف برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی عراق سے متعلق پالیسی پر اختلاف کرتے ہوئے ان کی ایک خاتون نے وزیر استعفیٰ دے دیا ہے۔ بین الاقوامی ترقی کی برطانوی وزیر کلیئر شارٹ نے استعفیٰ پیش کرتے ہوئے کہا کہ عراق تعمیر نو میں اقوام متحدہ کے کردار کے بارے میں کرائی گئی یقین دہانی پر اعتبار نہیں۔

عراق کی تعمیر نو جرمن چانسلر ہارڈ شروڈر اور ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ عراق کی تعمیر نو کا کردار خود سنبھالے اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام میں بھی کردار ادا کرے۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کی تلاش کیلئے اسلحہ انسپکٹر بھیجے جائیں جن کی او کے رپورٹ کے بعد عراق پر سے پابندی اٹھالی جائے۔

ایران ایٹمی ہتھیار بنا رہا ہے امریکی حکومت اقوام متحدہ کے ایٹمی ہتھیاروں کے معائنہ کاروں پر زور دے رہی ہے کہ ایران کے خلاف ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے پر سخت کارروائی کی جائے۔ ہمارے پاس ٹھوس اطلاعات ہیں کہ ایران ایٹمی ہتھیار بنا رہا ہے۔ اور 2005ء تک ایٹمی ہتھیار بنانے کے قابل ہو جائے گا۔

سارس فن لینڈ پہنچ گئی سارس وائرس فن لینڈ پہنچ گئی ہے۔ جبکہ چین میں بارہ ، تائیوان میں نو اور ہانگ کانگ میں مزید تین افراد ہلاک ہوگئے۔ شنگھائی میں سیاحت ختم ہوگئی۔ مہمانوں کی کمی کے باعث 4 بڑے ہوٹل بند ہوگئے۔ ہانگ کانگ میں 2۔انڈونیشی کارکن سارس سے متاثر ہونے کے باعث ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔ تائی پے (چین) میں سڑکیں وائرس سے پاک کرنے کے لئے 2 ہزار فوجی طلب کر لئے گئے ہیں۔

امریکی انتظامیہ کی عراق سے واپسی امریکہ کی بش انتظامیہ نے عراق میں امن و امان کی بگڑی ہوئی صورتحال اور شہری سہولیات کی بحالی میں ناکامی پر عراق کی تعمیر نو کیلئے نامزد اپنے اعلیٰ نمائندے ریٹائرڈ جنرل جے گارنر سمیت دیگر اعلیٰ عہدیداروں کو واپس امریکہ بلالیا ہے۔

یہودی بستیوں کی تعمیر روک دی جائے امریکہ نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ اسرائیل یہودی بستیوں کی تعمیر روک دے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپنی سلامتی پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔

فلپائن میں خودکش بم دھماکہ فلپائن کے جنوبی حصے میں ایک خودکش بم دھماکہ میں کم از کم 13 ہلاک اور 26 زخمی ہوگئے۔

امریکہ کے خلاف اقدامات شمالی کوریا نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے پیانگ یانگ کے خلاف مخالفانہ پالیسی ترک نہ کی تو وہ اس کے خلاف ہنگامی نوعیت کے اقدامات اٹھائے گا۔

عراق پر مسلط کی گئی حکومت نامنظور عراق کی سب سے بڑی حزب اختلاف کی جماعت کے رہنما آیت اللہ باقر نے اپنے ہزاروں حمایتیوں سے کہا کہ وہ عراق پر ایک خود مختار حکومت چاہتے ہیں اور کسی ایسی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے جو ان پر مسلط کی جائے۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے کہا کہ ہم عراق کو اسلامی مملکت بنانے کی کوشش کرینگے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	14۔مئی	زوال آفتاب	12-05
بدھ	14۔مئی	غروب آفتاب	6-59
جمعرات	15۔مئی	طلوع فجر	3-36
جمعرات	15۔مئی	طلوع آفتاب	5-10

پاک بھارت مذاکرات کیلئے روڈ میپ تیار

بھارت اور پاکستان نے کہا ہے کہ انہوں نے امن مذاکرات کیلئے روڈ میپ تیار کر لئے ہیں۔جن کا آغاز جموں اور کشمیر جیسے تنازعوں پر بات چیت سے پہلے سفری اور ثقافتی رابطوں جیسے نسبتاً آسان مسئلوں سے کیا جائے گا۔دوسرے مسائل کے بعد آگے بڑھتے ہوئے کشمیر کا تنازع طے ہوگا۔

ضلعی حکومتیں مادر پدر آزاد نہیں صدر جنرل

مشرف نے کہا ہے کہ ضلعی نظام برقرار رہنے کیلئے آیا ہے کوئی بھی اس کو ختم نہیں کر سکتا ضلعی حکومتیں مادر پدر آزاد نہیں بلکہ وہ صوبائی حکومت کو بھی جوابدہ ہیں۔وہ گورنر ہاؤس لاہور میں پنجاب کے ضلعی ناظمین کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا دنیا کے ہر نظام کی طرح ضلعی حکومتوں کو بھی چیک اینڈ بیلنس کا نظام قبول کرنا چاہئے۔پنجاب میں پرویز الٰہی یہ حکومتیں چلانے کے ذمہ دار ہیں۔اگر کوئی تنازع ہے تو وزیراعلیٰ اس کو حال کریں انہوں نے مزید کہا کہ ضلعی ناظمین کا ارکان اسمبلی سے کوئی مقابلہ ہے نہ رسہ کشی۔ ہم نے ایل ایف او سے ادارے مضبوط کئے۔

سعودی عرب میں 4 بم دھماکے 4 ہلاک

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں 4 بم دھماکے ہوئے۔جن کے نتیجہ میں 4۔افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکے ایسے وقت میں ہوئے ہیں جبکہ امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول سعودی عرب کا دورہ کرنے والے ہیں انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے سعودی عرب کے ان دھماکوں میں بھی القاعدہ کا ہاتھ ہے۔

ملکی تاریخ میں پہلی بار غربت کم ہوگئی صدر

مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہماری قوم میں اعتماد اور صلاحیتوں کی کمی نہیں ہے، کمی صرف نیک نیتی کی ہے جو پیدا ہو جائے تو ہم ترقی اور خوشحالی کی سڑک پر رواں دواں ہو سکتے ہیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صنعت وتجارت لاہور کی ایک خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا صدر نے کہا کہ ترقی اور خوشحالی کیلئے ملک میں ڈبل ایکشن پروگرام کی ضرورت ہے۔ ہماری نیت صاف ہے اور ہم ملک سے غربت کا جلد سے جلد خاتمہ چاہتے ہیں۔ ہماری حکومت کی کوششوں سے ملکی تاریخ میں پہلی بار غربت کم ہوئی ہے۔ اگلے 3سے 5برسوں میں غربت کی 32فیصد شرح کو کم کر کے 20فیصد سے بھی نیچے لے آئیں گے۔

جنرل مشرف ذاتی طور پر شہباز شریف کو پسند کرتے ہیں

وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ مقتدر قوتیں مستقبل قریب میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے ساتھ مل کر کام کرنے پر تیار ہو سکتی ہیں ۔ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ شہباز شریف پہلے بھی اکتوبر کے الیکشن سے قبل واپس آنے کا موقع کھو چکے ہیں۔ جنرل مشرف ذاتی طور پر نواز شریف کی نسبت شہباز کو پسند کرتے ہیں۔

مسئلہ کشمیر چند برسوں کیلئے منجمد ہو جائے گا

پاکستان اور بھارت ایسی مفاہمت کی جانب بڑھ رہے ہیں جس کے نتیجے میں کورا یشو مسئلہ کشمیر کم از کم چند برسوں کیلئے منجمد ہو جائے گا۔اس سے دونوں ممالک کے درمیان خطرناک فوجی کشیدگی میں کمی ہوگی جبکہ سفارتی تجارتی اور ٹرانسپورٹ کے تعلقات بہتر ہونگے۔نوائے وقت کی رپورٹ کے مطابق اس متوقع مفاہمت کے سلسلے میں پاکستان بھارت کو پہلے ہی دو اہم اور بڑی رعایتیں دے چکا ہے۔

ایل ایف او کے زیر تحفظ احکامات کی پارلیمنٹ سے منظوری ضروری نہیں

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی اور مسٹر جسٹس بشیر اے مجاہد پر مشتمل احتساب اپیلنٹ بنچ نے لیگل فریم ورک آرڈر کو موثر بعمل تسلیم کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ جنرل مشرف کے ایسے اقدامات، فرمان اور آرڈیننس جن کو ایل ایف او کا تحفظ حاصل ہے ان کی حیثیت دائمی ہے۔انہیں آئین کے 98(2) کے تحت منظوری کیلئے پارلیمنٹ میں پیش کرنا ضروری نہیں ہے۔

حکومت اپوزیشن مذاکرات کی کامیابی چاہتے ہیں

پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین کے سربراہ اور پارلیمانی لیڈر مخدوم امین فہیم نے اس تاثر کی نفی کی ہے کہ ان کی پارٹی حکومت، اپوزیشن مذاکرات کو کامیاب نہیں دیکھنا چاہتی ۔ہم پہلے بھی واضح اور دوٹوک الفاظ میں ان باتوں کی تردید کر چکے ہیں۔حکومت اپوزیشن مذاکرات کی کامیابی چاہتے ہیں۔مگر اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

بھارت کے گرین سگنل کا انتظار ہے پاکستان

نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں اور مذاکرات کیلئے تیار ہیں اس سلسلے میں بھارت کی جانب سے گرین سگنل کا انتظار ہے۔ پاکستان بھارت کی وجہ سے ایٹمی دوڑ میں شامل ہوا۔کشمیر میں کسی قسم کی دراندازی نہیں ہو رہی۔ ہم دہشت گردی کے خلاف اتحاد کے اہم ممبر ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ یہ بات دفتر خارجہ کے عزیز احمد خان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران کہی۔انہوں نے کہا پاکستان جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔اور اس سلسلے میں ایک ذمہ دار حیثیت کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ بھارت کی طرف سے کئے گئے میزائل تجربوں سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا۔ پاکستان بھارت کے ساتھ کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب مسائل پر بات چیت کیلئے تیار ہے۔

تعطیل

12ربیع الاول 1424ھ بمطابق 15مئی 2003ء بروز جمعرات یوم ولادت رسول اللہ ﷺ کی سرکاری تعطیل کی وجہ سے الفضل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213968

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور-اسلام آباد-کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 042-5415592 - 7441210
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

اب زری کے ملبوسات کراچی کی جدید ورائٹی
نہایت کم قیمت کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 213158
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

افضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز لاہور
لاہور میں واقع واپڈا ٹاؤن۔ویلنشیا۔این ایف سی UET (انجینئرنگ یونیورسٹی) پی آئی اے، آئی ای پی ٹاؤن نشیمن اقبال۔آرکیٹیکٹ اور دیگر سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت اور تعمیر کیلئے رابطہ کریں۔
042-5183822-0333-4325122

کمزور، گرتے بال، سکری، بالچر

ALOPECIA CURE	30/-	بالچر، سر، داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا ہونا
DANDRUFF CURE	30/-	سکری، بالوں میں خشکی ہونا۔
ARNICA HAIR OIL	50/-	خشکی، سکری، بالچر، گرتے بالوں کیلئے مفید آئل
FALLING HAIR COURSE	100/-	گرتے بال، باریک بال، گنجاپن کیلئے مفید کورس
GRAY HAIR COURSE	80/-	کم عمری میں بالوں کا سفید ہو جانا

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک:214606 ہیڈ آفس:213156
سیلز:214576 فیکس:212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29